اشاعت نمبر:۱۷ سلسلہ: احکام قرآن تاریخ:یکم جمادی الاولیٰ ۱۴۴۵

قرآن فہمی کے لیے حدیث کی ضرورت

کوئی دو سال پرانی بات ہے کہ میں سراج الفقہا، محقق مسائل جدیدہ حضرت مفتی نظام الدین صاحب قبلہ، صدر شعبۂ افتا و شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ، مبارک پور کی خدمت میں حاضر تھا، مختلف موضوعات پر گفتگو جاری تھی، دوران گفتگو فرقہ اہل قرآن کا تذکرہ چھڑ گیا، حضرت نے فرمایا کہ ایک دفعہ میرے پاس کچھ افراد آئے اور اپنے ساتھ ایک شخص کو لے کر آئے اور کہنے لگے کہ یہ شخص خود کو اہل قرآن بتاتا ہے، اور کہتا ہے کہ قرآن کریم میں سب کچھ ہے، اسی لیے قرآن کے ہوتے ہوئے حدیث کی کوئی ضرورت نہیں، اور جب حدیث کی ضرورت نہیں تو کسی دوسری چیز کی بدرجہ اولیٰ ضرورت نہیں۔

حضرت مفتی صاحب قبلہ نے فرمایا کہ میں اس شخص کو دلائل کے ذریعے مطمئن کرتا رہا، لیکن وہ جب تک میری باتیں سنتا، سر ہلاتا، جی جی کرتا، پھر اخیر میں کہتا کہ جب قرآن میں سب کچھ ہے تو پھر حدیث کی کیا ضرورت ہے؟

حضرت نے فرمایا کہ جب میں نے محسوس کرلیا کہ یہ دلائل سے مطمئن ہونے والا نہیں ہے تو میں نے اس سے پوچھا کہ ذرا بتاؤ کتا کھانا حرام ہے یا حلال؟ اس نے کہا: حرام۔

میں نے کہا کہ جب قرآن کریم میں سب کچھ ہے تو یہ بتاؤ کہ قرآن کریم کی کس آیت میں لکھا ہے کہ کتا کھانا حرام ہے۔

اس نے کہا: میں عالم نہیں ہوں، اسی لیے اپنے علما سے پوچھ کر ایک ہفتے کے اندر بتاتا ہوں، ایک ہفتے کے بعد آیا اور کہا کہ ابھی ملا نہیں، کچھ دنوں بعد بتاتا ہوں، پھر کچھ دنوں بعد آیا اور کہا کہ تلاش بسیار کے باوجود نہیں ملا، بعد میں بتاتا ہوں۔

حضرت مفتی صاحب نے فرمایا کہ میں نے اس سے کہا کہ بتادوں کہ کتے کی حرمت کا ذکر کہاں ہے؟

اس نے کہا: ضرور بتائیں، نوازش ہوگی۔

مفتی صاحب نے فرمایا: پہلے یہ بتاؤ کہ کتا خبیث جانور ہے یا طیب اور پاکیزہ جانور؟

اس نے کہا کہ کتا تو خبیث جانور ہے۔

مفتی صاحب نے فرمایا کہ اللہ رب العزت کا ارشاد ہے:

وَ یُحِلُّ لَهُمُ الطَّیِّبٰتِ وَ یُحَرِّمُ عَلَیْهِمُ الْخَبٰٓىٕثَ۔ [سورۂ اعراف:۱۵۷]

یعنی ان کے لیے طیب اور پاک چیزیں حلال ہیں، خبیث اور ناپاک چیزیں حرام ہیں، اور جب کتا خبیث جانور ہے تو قرآن کریم کی آیت کے مطابق وہ بھی حرام ہے۔

اس نے یہ جواب سن کر کہا کہ ہمیں افسوس ہے کہ ہم قرآن کریم میں اپنا جواب تلاش نہ کر سکے، لیکن خوشی اس بات کی ہے کہ آپ کے جواب سے بھی ہمارا ہی مدعا ثابت ہوا کہ جب قرآن کریم میں سب کچھ ہے تو پھر حدیث کی کوئی ضرورت نہیں۔

مفتی صاحب نے فرمایا کہ تم نے صرف یہ دیکھا کہ قرآن کریم میں خبائث کے ضمن میں کتے کی حرمت کا ذکر ہے، لیکن یہ نہیں دیکھا کہ ان خبائث کو حرام کرنے والا کون ہے، اللہ رب العزت کا ارشاد ہے:

الَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ الَّذِيْ يَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ يَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهٰىهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ وَالْاَغْلٰلَ الَّتِيْ كَانَتْ عَلَيْهِمْ ۭ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَعَزَّرُوْهُ وَنَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ مَعَهٗٓ ۙ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝۱۵۷۔ [سورۂ اعراف:۱۵۷]

مسلمان وہ ہیں جو اس رسول امی کی اطاعت کرتے ہیں جس کا ذکر توریت وانجیل میں ہے، جو بھلائی کا حکم دیتے ہیں، اور برائی سے روکتے ہیں، ان کے لیے پاک چیزیں حلال کرتے ہیں اور خبیث چیزیں حرام کرتے ہیں۔

تم نے کتے کی حرمت کا ذکر دیکھ کر کہہ دیا کہ قرآن کریم میں سب کچھ ہے، لیکن ذرا غور تو کرو کہ جس آیت سے کتے اور دیگر خبائث کی حرمت ثابت ہوتی ہے، اسی آیت سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ طیب کو حلال کرنے اور خبیث کو حرام کرنے والے اللہ کے محبوب اور اس کے آخری رسول ہیں، یعنی بحکم قرآن رسول اللہ ﷺ شارع ہیں، اور آپ کے ارشادات ہمارے لیے حجت ہیں، لہذا قرآن کریم میں سب کچھ ہوتے ہوئے بھی ہمارے لیے حدیث رسول کی ضرورت ہے، اشد ضرورت ہے، اور ہمہ وقت ضرورت ہے۔

مفتی صاحب کا یہ حیرت انگیز استدلال دیکھ کر وہ شخص خاموش اور لاجواب ہو گیا، اور یہ ماننے پر مجبور ہو گیا کہ اس حقیقت کے باوجود کہ قرآن میں سب کچھ ہے ہمیں قرآن فہمی کے لیے حدیث رسول کی ضرورت ہے، اور کیوں نہ ہو کہ حدیث قرآن ہی کی تفسیر ہے۔

یہاں اس حقیقت کی وضاحت ضروری ہے کہ اللہ نے اپنے محبوب پر قرآن نازل کیا، لیکن اسی نزول پر اکتفا نہیں فرمایا، بلکہ آپ کو قرآن کی تعلیم دی، اس کے علوم و معارف سے آگاہ کیا، اور آپ پر اس کے حقائق و اسرار منکشف کیے، فرمایا:

اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْاٰنَهٗ ۝۱۷ فَاِذَا قَرَاْنٰهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ ۝۱۸ ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهٗ ۝۱۹۔ [سورۂ قیامہ:۱۷-۱۹]

بے شک اس قرآن کو تمھارے سینے میں محفوظ کرنا اور اس کی تلاوت کرنا ہمارے ذمہ کرم پر ہے، تو جب ہم اس کو پڑھ لیں تو ہمارے پڑھے ہوئے کی اتباع کرو، پھر اس کے حقائق و دقائق کو تم سے بیان کرنا ہمارے ذمے ہے۔

ان آیات بینات کے مطابق رسول اللہ ﷺ صاحب قرآن بھی ہیں اور واقف اسرار قرآن بھی، لہذا جس طرح آیات قرآن کے سلسلے میں لوگ آپ کے محتاج ہیں، بالکل اسی طرح فہم قرآن کے سلسلے میں بھی آپ کی احادیث مبارکہ اور سیرت طیبہ کے محتاج ہیں۔

بہر حال حضرت مفتی صاحب قبلہ کا یہ زبردست استدلال ان کے علمی استحضار، فقہی بصیرت اور قرآن کریم سے گہری وابستگی کی ایک خوب صورت مثال ہے، اللہ تعالیٰ آپ کے علم و فضل میں روز افزوں ترقی عطا فرمائے، آمین، یارب العالمین۔